قادیانیت

خود اپنے آئینے میں

قسط دوم (۲)

ام القلم بشریٰ اعظمی

(ایم۔اے)

بشریٰ منزل۔مکان نمبر 17-1-178/A/95

سری نگر کالونی، حیدرآباد

یہ رسالہ خصوصاً قادیانیوں کیلئے لکھا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

قادیانی گروہ اس زعم میں ہے، جس کا وہ فخریہ طور پر اعلان بھی کرتے رہتے ہیں، کہ ان کے ہاں خلافت اور مرکزیت ہے اور چونکہ خلافت اور مرکزیت کے بنا، اسلام کا تصور ہی محال ہے لہذا حقیقی اسلام تو بس ان کے یہاں ہے اور دیگر حضرات چونکہ امامِ زمانہ کے تابع نہیں لہذا وہ فلاح ونجات سے بالکل محروم ہیں۔ گویا ایک قادیانی گروہ ہے جو ناجیؔ ہے دیگر سب ناری (یا جہنمی) ہیں۔

اس موقع پر ہم کتاب وسنت کی روشنی میں لفظ ''امام'' سے متعلق کچھ عرض کریں گے تاکہ باطل قسم کی خوش فہمیوں کا ازالہ ہو اور اسلام کے حقیقی دھارے میں، یہ محروم فرقہ از سرنو، داخل ہو جائے۔ یاد رہے کہ ہم نے یہ کتابچہ یعنی (قسط دوم) بھی جناب ڈاکٹر حبیب الدین صاحب کی بالواسطہ لیکن مکمل رہنمائی میں ترتیب دیا ہے۔ گویا قلم ہمارا ہے لیکن افکار اور علمی رہنمائی ہم نے موصوف ہی سے حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطاء فرمائے، خدائے عظیم توفیق سے سرفراز کرے۔ وباللہ التوفیق۔ آمین

امام سے متعلق قادیانی افکار اور ان کا جواب

وحی قدیم وصادق کے مقدس الفاظ ہیں:-

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا (بنی اسرائیل آیت ۷۱)

ترجمہ:- ''جس دن ہم بلائیں گے ہر فرقہ کو ان کے (امام) کے ساتھ سو جس کو ملا اس کا اعمال نامہ اس کے دہنے ہاتھ میں سو وہ لوگ پڑھیں گے اپنا لکھا اور ظلم نہ ہوگا ان پر ایک تاگے کا''۔

یعنی یہ کہ جزا و سزا کے دن ہر فرقہ کو اس کے امام یا سردار کے ساتھ طلب کیا جا کر ان کا اعمال نامہ ان کے دائیں یا بائیں ہاتھ، ان کے عمل کے مطابق دیا جائے گا اور کسی بھی فرد بشر کے ساتھ رتی برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ سوال یہ ہے کہ اُمت مسلمہ کا امامِ حقیقی کون ہے؟ کہ جس کے ساتھ ہر قوم یا فرقہ کو بلایا جائے گا۔ اُمتِ مسلمہ کا امام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ بھی کوئی اور ہو سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں! ہم مسلمانوں کے واحد امام، رہبر کامل اور ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ صرف اور صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرا کوئی نہیں۔ آپ ہی کی اتباع اور اطاعت نجاتِ ابدی کا واحد ذریعہ ہے۔ ایک دفعہ آپؐ سے قیامت اور اس کے وُرُوْدْ سے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا ''بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ'' آپؐ اس موقع پر انگشت شہادت اور درمیانی انگشت کو ملا کر بتا رہے تھے کہ جس طرح درمیانی انگشت (Finger) آگے کو نکلی ہوئی ہے کچھ اسی قدر قیامت سے میں پہلے روانہ کیا گیا ہوں۔ لہذا آپ کی بعثت اور قیامت ایک دوسرے سے متصل اور قریب کا واقعہ ہے۔ لہذا یہ بات از خود واضح ہے کہ روز جزاء کے موقع پر اُمتِ مسلمہ کو آپؐ کے اور صرف آپؐ کے حوالہ سے بلایا جائے گا۔ انشاء اللہ (اے اللہ تو ہمیں کسی اور امام کے حوالہ نہ کرنا، آمین)

لفظ امام کی لُغوی تحقیق

مفردات امام راغب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے علامہ قاضی زین العابدین سجاد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی قاموس القرآن میں یوں تفصیلات دیں ہیں۔

''امام'':۔ پیشوا، رہ نما، راستہ، پہلے دو معنی ہیں جمع ائمہ۔ امام کہتے ہیں اس کو جس کی اقتدا کی جائے خواہ وہ انسان ہو، یا کتاب ہو یا کوئی اور چیز۔ نیز وہ مقتدا برحق ہو یا باطل پر ہو، چنانچہ اسی عُمُومُ کی وجہ سے فرمایا گیا ہے۔ یوم ندعو کل اناسٍ بامھم (جس دن ہم سب انسانوں کو ان کے رہنماؤں کے ساتھ بلائیں گے) قرآن کریم میں امام مبین سے ایک جگہ لوحِ محفوظ مراد ہے اور دوسری جگہ کھلا راستہ (مفردات) قاموس القرآن۔

امام کے متعلق قادیانی افکار و تفہیم و دعاوِی

مسند احمد اور مشکوٰۃ کے حوالے سے، قادیانی احباب بعض احادیث کی روشنی میں، حسب ذیل افکار کے مبلّغ ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ مَنْ لَمْ یَعْرِفْ اِمامَ زَمَانِہٖ فَقَد مَاتَ مِیْتَۃً جاھلیۃ ۔''جس شخص نے اپنے زمانہ کے امام کی شناخت نہ کی وہ جاہلیت کی موت مرگیا''۔ یعنی یہ کہ جیسے جیسے مختلف اَزمنہ میں امام پیدا ہوں گے (ان کی شناخت لوگوں پر لازم ہوگی ورنہ) جو لوگ ان کی شناخت کرنے سے غافل یا عاجز رہیں گے تو ان کی موت کفار کی موت کے مشابہ ہوگی۔ (شہادت القرآن ص ۳۸)

اس سلسلہ میں مشکوٰۃ کتاب العلم کے حوالے سے ایک اور حدیث پیش کی جاتی ہے ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ ○ (مشکوٰۃ ص ۳۸) لِھٰذِہِ الامّۃ .....الخ ..... مشکوٰۃ ص ۳۸

اللہ تعالیٰ اُمت محمدی کی بھلائی کے لئے ہر سو سال کے شروع میں مجدد بھیجا کرے گا تا کہ وہ دین کو تازہ کر دیا کریں۔

اس طرح کے حوالوں کے ذریعہ استدلال کیا جاتا ہے کہ ہر صدی پر ایک امام بصورت مجدّد مبعوث ہوگا اور وہی امام زمانہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص امام زمانہ کو تسلیم کئے بناء ہی اس دنیا سے کوچ کر جائے تو اس کی رِحلَتْ، مومنانہ رِحلَتْ نہیں بلکہ کافروں جیسی رحلت ہوگی۔ اور اس کا حشر جاہلوں اور کافروں سا ہوگا۔

یہ تو تھی قادیانی افکار کی ترجمانی اب کچھ ہماری بھی سنئے:

(۱) احادیث سے متعلق مرزا صاحب کا عام رویّہ یہ ہے کہ موصوف بخاری اور صحیح مسلم سے ہٹ کر کسی اور حوالہ سے حدیث کو قابل اعتبار نہیں ''گردانتے''۔ چنانچہ ایک سوال کے جواب میں احادیث سے متعلق موصوف نے کچھ یوں خیال آرائی فرمائی ہے.....

''اگر افترا نہیں تو ہمیں بتلا دیں کہاں لکھا ہے، کیا قرآن شریف میں یا بخاری و مسلم میں، قرآن شریف کے بعد بالاستقلال وثوق کے لائق ہماری دو ہی کتابیں ہیں ایک بخاری اور ایک مسلم ،سو قرآن یا بخاری اور مسلم سے اس بات کا ثبوت دیں''۔ (آریہ دھرم ص ۵۳)

پتہ چلا کہ صحیح بخاری و مسلم۔ کے علاوہ کسی دوسرے حوالے سے حدیث پیش کی جاوے تو وہ موصوف کے ہاں لائق وثوق و مستند نہیں۔

اب چونکہ امام سے متعلق مذکورہ دو حدیثیں، بخاری و مسلم کے حوالے سے نہیں لہذا خود موصوف کے اصول کے مطابق یہ نا قابل وثوق اور نالائق استناد ہیں۔ لہذا جب امام کا ظہور ہی مشکوک ہے تو موصوف کی اپنے نہ ماننے والوں کے سلسلہ میں وعیدیں کیا وزن رکھتی ہیں۔ یقیناً غیر منصفانہ ہے یہ رویہ کہ دوسروں سے تو بخاری و مسلم کا حوالہ طلب کریں اور خود دیگر کتب کے حوالے سے لوگوں کو مطعون اور عنداللہ مأخوذ قرار دینے کی سعی نامسعود فرمائی جائے۔ اپنے لئے ایک پیمانہ اور اپنے بھائی کے لئے ایک دوسرا معیار اور Scale کیا ایک حقیقی نبی موعود دوہرے معیارات کا حامل ہو سکتا ہے؟

(۲) قادیانی حضرات کا طریقہ کار یہ ہے کہ احادیث اگر مفہوم قرآن کی موافقت میں ہوں تو انھیں اختیار کیا جائے ورنہ رد کیا جائے۔ لہذا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا دونوں حدیثیں اپنا مفہوم قرآن حکیم کی کس آیت میں رکھتی ہیں۔ کیا کوئی آیت شریفہ ایسی ہے جو ان میں سے کسی حدیث کی تائید کرتی ہو؟

ہر مختصر سے زمانہ یا صدی میں کسی مخصوص امام کے مبعوث ہونے کی بات اگر واقعی اہم ترین ہوتی اور انصاف کے دن ان کے حوالے سے بلوائے جانے کا تصور (Concept) درست ہوتا تو یقیناً نصِ قرآنی میں اس کی پوری تشریح ہوتی۔ جبکہ آیت مذکورہ میں لفظ امام کے معنی علماء نے نامہ اعمال کے بھی لئے ہیں کہ لوگوں کو ان کے نامہ اعمال (Deed Sheet) کے ساتھ بلوایا جائے گا نہ کہ کسی سردار کے ساتھ۔

(۳) اگر مجدّد اور امام دونوں کو ایک ہی شخصیت یا فرد مان لیا جائے تو اب تک پورے پندرہ عدد ائمہ کی واضح نشاندہی کے ساتھ ان کے دعوہائے امامت بھی پیش کرنا لازمی ہوگا۔ کیونکہ اگر مجددِ موعود، دعویٰ نہ کرے تو اہلِ زمانہ کو کیسے پتہ چلے کہ اس دور کا امام کون ہے؟

اس سلسلہ میں احمدیت کے دعویٰ داروں کی جانب سے جو فہرست مجددین کی پیش کی جاتی ہے وہ حجج الکرامہ کے حوالے سے ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مجدد صرف خدمات عالیہ کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے نہ کہ محض دعویٰ جات سے۔ یہی وجہ ہے کہ مفکرین کے درمیان ان کے اسماء کی فہرست میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ دور حاضر کے ایک جید عالم اور محقق علامہ وحیدالدین خان مدیر الرسالہ مدظلہ العالی کی رائے ہے کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور حکیم الامت علامہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بھی مجددین میں سے ہیں، جبکہ حجج الکرامہ ان کے نام سے خالی ہے۔

آج تو Information Technology نے کافی ترقی کرلی ہے لیکن گزری ہوئی صدیوں میں اگر کسی ملک یا سرزمین پر کسی نے امام یا مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہو تو دیگر ممالک کے باسی کیسے جان سکتے ہیں کہ فلاں مقام پر فلاں دور میں ایک امام صاحب گزرے ہیں اور کیسے ایک مخلص مسلمان خود کو جاہلیت کی موت والے انجام بد سے محفوظ رکھ سکتا ہے؟

اور سوال یہ بھی ہے کہ ازمنۂ وسطیٰ کے لوگ جو کسی مجدد کے مقام سے دور دراز علاقہ میں گزر گئے کس امام کے حوالے سے بلائے جائیں گے؟ واقعی اگر ہر صدی میں ایک ایسے امام کا خیال (جس کو ماننا لازم ہو) درست ہوتا تو قرآن اس کا برملا تذکرہ ضرور کرتا اور چونکہ ایسا نہیں ہے تب ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ حضور یعنی صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی قیامت تک کے لئے سارے مسلمانوں کے امام ہیں اور جو کوئی دوسرے امام کو اپنا مقتدا اور اُسوہ مانے گا وہ حشر کے میدان میں حوض کوثر سے دور کردیا جائے گا۔

(۴) وہ صحابہ جنھوں نے ابتداءً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی ان میں سے اکثر نے بعد ازاں خلفاء راشدین کے ہاتھ پر بھی بیعت کی۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ خلفاء کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے اصحاب کس امام کے تابع ہوئے نبی اکرمؐ کے یا خلفاء کے؟ اور یہ حضرات کس امام کے حوالے سے جزا کے دن بلائے جائیں گے؟

مناظروں اور مباہلہ کا قادیانی بخار شائد اب نارمل ہو چکا ہے

ایک مشہور مناظرہ اور مابعد کی سرگزشت:- 1963ء کو یادگیر (کرناٹک) کے مقام پر قادیانی گروہ اور ''ارباب اہلسنت والجماعت'' کے مابین منعقد ہوا اور یہ 3 دن تک جاری رہا۔ اس محفل میں

قادیانی فرقہ کی طرف سے بلادعربی سے مدعو جناب مولوی سلیم صاحب عمر 45 سال اور سنّی حضرات کی جانب سے مولوی اسماعیل صاحب کٹکی بعمر 55 سال نے بطور مناظرین حصہ لیا۔ موضوعات تھے "ختم نبوت یا اجرائے نبوت"، "حیات مسیح اور وفات مسیح"، "صداقت مرزا صاحب یا کذب مرزا"۔

مناظرہ کی تفصیلات کے لئے دیکھئے کتاب "یادگار یادگیر" اب راست طور پر نتیجہ کے اعلان کے بجائے کہ کس فریق کو کامیابی نصیب ہوئی اور کون حزیمت یا ناکامی سے دوچار ہوا، ہم پوری دیانت داری کے ساتھ واقع ہونے والے حالات کا ذکر کریں گے، بعد از مناظرہ واقعات میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جلد ہی قادیانی مناظر جناب مولوی سلیم صاحب کا جماعت احمدیہ سے اخراج عمل میں آیا۔ انھیں خطابت اور تحریر سے منع اور محروم کر دیا گیا اور افسوس کہ پھر دوبارہ سرزمین یادگیر پر وہ قدم رنجہ نہ ہو سکے اور بعمر 68 سال عالمِ گمنامی میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ موصوف اگرچہ کہ بلادعربی میں خدمت گذار رہے اور اگرچہ کہ علمی اعتبار سے قابلِ قدر ان کی شخصیت تھی لیکن ان کے سانحہ ارتحال کی خبر کسی قادیانی جریدے یا ترجمان کے کونے گوشہ میں بھی نہ تھی۔ گویا مایوسی، ذہنی کوفت واذیت کی حالت میں، موصوف مالکِ حقیقی سے جا ملے۔

دوسری جانب رخ دوڑائیے اور سنی مناظر مولوی اسماعیل کٹکی صاحب کے حالات پر نظر ڈالئے۔ خدا تعالیٰ نے انھیں مزید کئی دفعہ سرزمین یادگیر پہنچ کر اجتماعات میں شرکت کا موقع نصیب فرمایا۔ آخر وقت تک ان کی عزت اور اکرام میں کوئی کمی لاحق نہ ہوئی۔ آنجناب کو کل پانچ دفعہ سعادت حج نصیب ہوئی۔ پھر 1989ء میں بھی قادیانیوں کی جانب سے کئے گئے مباہلہ کے (Challange) (تحدّی) پر موصوف نے دستخط قبولیت ثبت کئے اور آخر کار بعمر 90 سال اپنی جان، جانِ آفرین کے سپرد کر دی، اب سوچئے کہ آخر کامیابی کس کے حصہ میں آئی؟

ایک مباہلہ کی روداد جو شائد من اللہ رَدّ ہو گیا

عامۃ المسلمین کو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ہر طرح آخری نبی مانتے ہیں، قادیانیوں کی جانب سے 1989ء کو مباہلہ کا چیلنج کیا گیا۔ (مباہلہ کا ذکر ایک دوسرے پس منظر میں قرآن حکیم میں بھی آیا ہے، مباھلہ کا عمومی مطلب یہ ہے کہ دونوں مخالف فریق اپنے متبعین کے ساتھ ایک جگہ مجتمع ہوں، ہر فریق سچائی کا دعویٰ کرے اور ظالم اور کاذب پر خدا کے عذاب کی دعا کرے) چنانچہ

اٹھارہ 18 مئی 1989ء کو ریاست کیرالا کے مقام کوڈیاتھور میں دعویٰ داران احمدیت اور عام مسلمانوں کے کم از کم کوئی 40، 40 فریقین دعا کے لئے جمع ہوئے۔ ہر فریق نے دوسرے گروہ کے لئے "لعنة الله علی الکاذبین" کے الفاظ کے ذریعہ بددعا کی۔

(۱) دعویٰ داران احمدیت نے کچھ اس قسم کے الفاظ استعمال کئے:

".....حضرت احمد القادیانی کی طرف سے پیش کردہ تمام الہامات اور وحی اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کردہ ہیں۔ ان کے منکر خدا تعالیٰ کی طرف سے اسی سزا کے مستحق ہیں جو دیگر مامور من اللہ انبیاء کے منکروں کے لئے قرآن کریم نے بیان کی ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت آپ کے تابع غیر تشریعی امتی نبی آسکتا ہے۔ اے قادرِ مطلق خدا اگر ہمارا یہ قول اور یہ اعتقاد جھوٹا ہے تو ہم پر سخت سزا نازل فرما۔ لعنة الله علی الکاذبین . ورنہ اگر ہم سچے ہوں تو ہم پر رحمت نازل کر کے ایسا نشان دکھا جس سے حق ظاہر ہو جائے۔ آمین۔

(۲) سنت الجماعت کی جانب سے کی جانے والی دعا:

مرزا غلام احمد قادیانی نہ خدا کی طرف سے مبعوث کردہ نبی ہیں، نہ رسول ہیں، نہ اُمتی نبی ہیں، نہ غیر تشریعی نبی ہیں۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے ہم اس کا اعلان کرتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت اور رسالت نہیں ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی (صاحب) کا یہ دعویٰ کہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔ سراسر جھوٹا ہے۔ ان کے منکر نہ جہنمی ہیں نہ کافر۔ ہم خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہمارا یہ عقیدہ اور یہ قول اگر جھوٹا ہے تو اے اللہ تیری لعنت ہم پر ہو۔ لعنة الله علی الکاذبین ۔ اور اگر ہم سچ پر ہوں تو ہم پر رحمت نازل فرما اور ایسا نشان ظاہر کر جو حق کو ظاہر کرنے والا ہو۔ آمین

فریقین کے مشترکہ دعائیہ الفاظ یہ تھے:

اے خدا ہم میں سے جو فریق (بھی) جھوٹ بولنے والا اور جھوٹ کی اشاعت کرنے والا ہے اس پر تیری لعنت اور غضب نازل کر کے، انھیں ذلیل و رسوا کر کے ان کو تباہ کر دے۔ کسی (دست بشری) انسانی ہاتھ کے دخل کے بغیر ان پر مصائب پر مصائب نازل فرما اور اگر تیری

مَشِیَّتْ ہوتو چھ 6 ماہ کے عرصہ میں ایسا واضح نشان ظاہر فرما جس سے سچے اور جھوٹے میں خوب تمیز ہو جائے تا کہ دنیا پر ظاہر ہو کہ حق کس کے ساتھ ہے"۔ (ہفت روزہ بدر 15 جون 1989ء)

اسی ہفت روزہ میں ہر فریق سے متعلق 40 افراد یعنی کل 80 (اسّی) افراد کے نام درج ہیں اور اس تمام کارروائی کی ویڈیو گرافی بھی ہوئی ہے۔

کیا مذکورہ واقعہ میں ہمارے لئے درس عبرت نہیں؟ قادیانی افراد کے دعوے یا اعتقاد کے مطابق مباہلے کے غیر احمدی یا سنی شرکاء اسی عذاب کے مستحق تھے جو دیگر مأمور من اللہ انبیاء کے منکروں کے لئے قرآن حکیم میں مذکور ہے۔ علاوہ ازیں فریقین نے مندرجہ ذیل الفاظ و فقرہ جات مشترکہ طور پر استعمال کئے ہیں۔

"مشیت ہو تو چھ ماہ کے عرصہ میں ایسا نشان ظاہر فرما جس سے سچے اور جھوٹے میں خوب تمیز ہو جائے تا کہ دنیا پر ظاہر ہو کہ حق کس کے ساتھ ہے"۔

تاریخ اور کتب مقدسہ کے ریکارڈ کے مطابق منکرین انبیاء کچھ اس قسم کے انجام کو پہنچے۔

۱۔ پیغمبر نوح علیہ السلام کے منکرین سیلاب کے شکار ہوئے۔

۲۔ حضرت ھود علیہ السلام کے منکرین قوم کو باد صرصر نے تباہ کیا جو کل سات رات اور آٹھ دن اُن پر مسلط رہی۔

۳۔ حضرت صالح علیہ السلام کی منکر قوم ثمود کو رجفہ (زلزلہ) اور صَیْحَۃ نے آلیا۔

۴۔ حضرت لوطؑ کی قوم کو جس نے انکار کیا بحر مردار کے نیچے دفن کر دیا گیا۔

۵۔ حضرت شعیبؑ کی منکر قوم آسمانی آگ اور زلزلہ کا شکار ہوئی۔

۶۔ بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ کا دشمن ظالم و جابر فرعون، بحر قلزم (Red Sea) میں مَع اپنی فوج کے غرق ہو کر جہنم رسید ہوا۔ العیاذ باللہ

یہ رہی عذاب خدا کی داستاں، اب ہم مباہلہ کے سلسلہ میں یہ بھی ذکر کر دیں کہ مذکورہ مباہلہ کے دوران فریقین کے نمائندے مَع ثالث اور دو مہمانان خصوصی Veerender Kumar M.L.A Managing Director ملیالم اخبار (Matra Bhumi) اور جناب Yadari Rivender, Father جوس یونیکل بھی موجود تھے۔

بعد کے حالات پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ فریقین میں سے کسی کا کوئی قابلِ ذکر نقصان نہیں ہوا۔ تحدیٰ Challange قادیانی گروہ کی جانب سے تھی۔ سنّی حضرات نے محض ان کے اصرار اور ضد کے پیش نظر بطور اتمام حجت اسے قبول کیا تھا اور ظاہر ہے کہ چیلنج شدہ گروہ یعنی سنیوں کو چھ 6 ماہ کے اندرون عبرتناک سزا سے دوچار ہونا ضروری تھا۔ ایسی سزا سے جس کی مثالیں پچھلے ادوار میں گزر چکی ہیں لیکن یہ سب کچھ نہیں ہوا۔ سنی حضرات کے خلاف Challange کرنے والے کچھ بھی کامیاب نہ ہو سکے۔ لہذا مقابلہ گویا Draw نہیں بلکہ قادیانیوں کی شکست پر مُنتَج ہوا۔ یعنی یہ کہ Challange کرنے والے مباھلے کے ذریعہ اپنی حقانیت کو ثابت کرنے میں بری طرح ناکام ہوئے ع

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل ہو خوف کردگار

آخر میں ہم اس تحریر کو چند تَوضِیحُ طلب سوالات پر ختم کرتے ہیں۔ قبل ازیں ان میں سے بعض اِشکالات پیش کئے جا چکے ہیں لیکن چونکہ ایک سنجیدہ فکر انسان کے لئے ان میں سے بعض باتیں بے حد ضروری ہیں اس لئے تھوڑی سی تکرار کو برداشت کرتے ہوئے ذیل کے اُمور پر تدبر کی ذمہ داری ہم ناظرین پر چھوڑے دیتے ہیں۔ "واللہ المستعان وھُوَقدیم الاحسان"

۱۔ ازروئے کتاب وسنت ایک نبیؑ کا منکر سارے انبیاء کا منکر اور کافر ہے لہذا قادیانی حضرات صاف صاف بتادیں کہ کیا تکمیلِ ایمان کے لئے مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان کا اظہار ضروری اور فرض ہے کہ نہیں؟ اور یہ کہ کیا منکر مرزا صاحب کافر ہے کہ نہیں۔

۲۔ اگر مرزا صاحب واقعی نبی ہیں تو موصوف نے اس نبوت کا دعویٰ کب اور کس مقام وشہر میں کیا؟ اس کا ذکر کس نگارش یا کتاب میں ہے؟

۳۔ تاریخِ مذاہب میں ایسے کتنے خلفاء گزرے ہیں جو زندگی بھر کسی طاغوتی حکمراں کے تحت) محکوم رہے ہوں؟ اور بحیثیت مہاجر ہی بغیر فتح وکامرانی کے ان کی زندگی گزری ہو۔

۴۔ سورۃ نور کی آیت نمبر ۵۵ کے اس ترجمہ پر از سرِ نو غور کیجئے:-

God has promised those of you who believe and do righteous deeds that He will surely make you successers (Khalifa) in the land, even as He made those who wre before

them successers, (Khalifa) and that he will surely establish their religion for them that He has approved for them, and will give them in Exchange after their fear, security; they shall serve Me not associating with Me any thing. Who so disbelives after that, those they are the ungodly.

قرآن حکیم کی مذکورہ آیت پر غور کرنے سے ہماری سمجھ میں یہ آرہا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو زمین میں (In the land) خلیفہ بنائے گا یعنی زمین پر حاکم اور مقتدر اور Those who were before them سے معلوم ہوتا ہے کہ سابقہ خلفاء کی طرح حاکم یعنی شریعت کو نافذ کرنے والا، پھر (After their fear) کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خوف کو امن سے بدل دے گا یعنی اسے بوجہ خوف راہِ فرار اختیار کرنے اور دوسروں کی پناہ میں زندگی گزارنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ کیا عملاً قادیانی خلفاء کا یہی حال ہے یا خلافت محض ایک Title ہے جو سادہ لوح عوام کو خوش فہمی میں مبتلا کرنے یا رکھنے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔

آخر قرآن میں (1) Land (2) Before them (3) خوف کے بعد امن وسلامتی Security جیسے الفاظ کیوں استعمال ہوئے ہیں؟

(۵) شق القمر کے مشہور معجزہ کے متعلق دیگر علماء اسلام کی طرح مرزا غلام احمد صاحب بھی اس بات کے قائل ہیں کہ اس موقع پر چاند مادی یا گویا جسمانی طور پر دو ٹکڑے ہوا۔ (عقائد احمدیہ ص 135) جبکہ دوسرے خلیفہ صاحب جو کہ مرزا صاحب کے فرزند ہیں، "وانشق القمر" کی تفسیر میں "مادی انشقاق" کی تردید کرتے ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ "حکم اور عدل" مرزا صاحب کے عقیدہ کے خلاف یہ خلیفہ دوم نے کیا کہہ دیا؟ دونوں حضرات میں اس سلسلہ میں یہ صریح اختلاف کیوں؟

(۶) اگر 72 فرقوں میں خلافت، بیت المال اور نظام وغیرہ وغیرہ کی وجہ 'فرقہ قادیان' ہی ناجی گروہ ہے تو سوال یہ ہے کہ عظیم وجلیل خدا نے اپنے مقدس گھر کی زیارت (حج بیت اللہ) سے انھیں کیوں مسلسل محروم رکھا ہے؟ کیا خدائے تعالیٰ کی حمیت وغیرت کا یہ تقاضہ نہیں اپنے "ناجی گروہ" کو انسانی رکاوٹوں اور روڑوں سے پاک کردے۔

(b) کیا حج بیت اللہ سے مسلسل محرومی اس امر کا واضح ثبوت نہیں کہ یہ محکوم نام نہاد خلفاء اور ان کے متبعین دراصل اسلام سے دور اور عنایت الٰہی سے محروم اور خدا کی نظر میں نامقبول بندے ہیں۔

"فاعتبروا یا اولی الابصار"

بطور خیر خواہی: قادیانی فرقے کے سامنے یہ چند سطور ہم نے رکھ دی ہیں۔ جواب تو ہر چیز کا جوں توں کر کے لکھ ہی لیا جاتا ہے اور ان سطور کا بھی تیار کر ہی لیا جائے گا لیکن کیا اس سنجیدہ بے لاگ اور مخلصانہ اور محتاط کلام کے مقابلے میں محض خانہ پُری کے لئے جواب دینے کا طریقہ عام معصوم ذہنوں کو عالم اسلام سے اور ملت بیضاء کے ظاہر و مظہر منجدھار سے یکسر کاٹ کر نہیں رکھ دے گا۔ افسوس قلتِ تدبر اور اصرار کی نفسیات نے مسلمانوں کے ایک قیمتی سرمائے کو خوف و ندامت کی گم گشتہ راہوں پر بھٹکتا چھوڑ دیا ہے!

Alas ! for one who knows not and knows not that he knows not! O God guard us against ignorance and utter blindness.

وَفّقنا اللہ وایاکم والسّلام علٰی نبِی الھدیٰ و خاتَم المرسلینَ

والحمدُللہ ربِّ العٰلَمِیْن

نوٹ: مباھلہ کی کارروائی کی فلم بندی کی مکمل کیسیٹ مندرجہ ذیل پتہ سے منگوا سکتے ہیں۔

Kerala Ahmadya State Commity, Kalicut

G.H. Road, (Kerala State)

(۱) اس رسالہ کی قسط اول پڑھنا چاہیں تو اپنے مکمل پتہ کے ساتھ ہمارے پتہ پر خط لکھئے۔